حضرت شاہ ولی اللہؒ

ہندوستان میں اس وقت تک فقہ، تصوف اور معقولات کا بہت رواج تھا اور قرآن وحدیث کا چرچا کم- گیارہویں صدی ہجری میں صرف شیخ عبدالحق محدث دہلوی ایک ایسے بزرگوار شخص تھے جنھوں نے حدیث کی اشاعت درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ سے کی اور ان کی کتابیں بھی ایسی مقبول ہوئیں کہ اب تک نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں مگر ان کے بعد اس سلسلہ میں کچھ ترقی نہیں ہوئی - عام وخاص پیر پرستی اور مادۂ تقلید میں مقید اور صدہا قسم کے توہمات میں گرفتار تھے کہ اس اثناء میں خدا تعالیٰ نے شرک اور بدعت کی تردید اور سنتِ نبوی کی ترویج کے واسطے شاہ ولی اللہ کو اٹھا کھڑا کیا - انھوں نے قرآن وحدیث کی اشاعت میں خوب کوشش کی -اور قرآن مجید کے مطالب کا سمجھنا اب تک تفاسیر پر منحصر تھا اور علماء اس کو اپنا حصہ سمجھے بیٹھے تھے - آپ نے قرآن کا ترجمہ فارسی میں کیا، اور لفظوں کی رعایت سے ایسا مطالب خیز ترجمہ کیا کہ عام لوگوں کو کلام الٰہی کا سمجھنا آسان ہوگیا، باوجودیکہ اس ترجمہ کی عمر ڈیڑھ سو برس سے زائد ہوگئی ہے اور اشاعتِ علوم وفنون خصوصًا ترجمہ کا دریا ترقی کی لہریں مار رہا ہے مگر اس ترجمہ پر کسی کو دم مارنے کی طاقت نہیں ہوئی - یہ ترجمہ قرآن مجید کے بین السطور میں تحریر ہوکر مرات وکرات ہندوستان کے متعدد مطابع میں چھپ چکا ہے اور ہندوستان سے لے کر کوہِ ہمالیہ تک مقبولِ خلائق ہے- علوم خمسہ قرآنیہ اور تاویلِ قطعات اور رموزِ قصصِ انبیاء میں فوزالکبیر شرقًا غربًا فتح الخبیر اور تاویل الاحادیث ایسے اور مختصر رسالے ہیں جنھوں نے بڑی بڑی تفاسیر کے مطالعے سے شائقین کو مستغنی کردیا اور مسائل فقہیہ مذاہب اربعہ یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کی تحقیقات مذاہب صحابہ وتابعین اور اقوال فقہاء ومحدثین سے کرکے فقہ حدیث کی بنیاد از سرنو قائم کی اور اسرار حدیث ومصالح احکام کو ایسی عمدگی اور خوش اسلوبی سے بیان کیا کہ ان سے پیشتر کے مصنفین کو یہ بات کمتر نصیب ہوئی ہے، کتاب حجۃ اللہ البالغہ ان کے اس کمال پر شاہد بیّن ہے۔ (حیاتِ ولیؒ)